باب۔08

مسلمان

☆ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ -

ترجمہ: (خبر دار) دیکھو ! خالص اطاعت اللہ ہی کے لیے ہے۔(سورۃالزمر: آیت 3 کا حصہ)

مسلمان کا نعرہ اور مقصدِ زندگی، صرف یہی ایک کلمہ ہے۔لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ۔

میں تو مسلمان ہوں صاحبِ ایمان ہوں
میرا خدا ایک ہے، میرا نبی نیک ہے
ان کا محمد ہے نام، ان پہ درود و سلام

- آج کے مسلمان تین قسم کے ہیں:

(1) مذہبی مسلمان: یہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز، روزے اور دیگر احکامِ الٰہی کے پابند ہیں۔ احکامِ الٰہی کی ان کے پاس بڑی اہمیت ہوتی ہے۔

(2) قومی مسلمان: انھیں نماز روزے سے تو اتنی غرض نہیں، لیکن یہ لوگ مسلمانوں کی خوش حالی اور عزت کے طالب ہیں۔ ان کے خیال میں افلاس، دین و دنیا کو تباہ و برباد کرتا ہے۔ یہ چندے دینے اور مسلمانوں کی طرف سے لڑنے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے لیے قوت کی حالت میں اور حکومت میں رہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

(3) بین الاقوامی مسلمان: ان کے پاس مسلمان صرف ایک قومیت کا نام ہے۔ ان کی قومیت میں رسول کو ماننا ضروری نہیں۔ اعتقاد کی کوئی اہمیت نہیں۔ نماز، روزہ کوئی ضروری کام نہیں۔ بس ان کے نام بہ طور مسلمان، رجسٹر مردم شماری میں لکھے جاتے ہیں۔

سچے مسلمان کیسے ہوتے ہیں؟ ان کے اخلاق و عادات کیسے رہتے ہیں؟ ان کے اعمال و افعال کیا ہوتے ہیں؟۔۔۔اس بارے میں مسلمان کی جامع تعریفسورۃ توبہ کی آیت 112 میں ملتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

Siddiqui Publications

مسلمان " توبہ کرتے ہیں (توبہ پر قائم رہتے ہیں)، عبادت کرتے ہیں، اللہ کی حمد و شکر ادا کرتے ہیں۔ ہمیشہ روزے رکھتے ہیں، اللہ کے سامنے گردن جھکاتے ہیں۔ زمیں پر سر رکھ دیتے ہیں اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور بُری بات سے منع کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی معینہ حدود سے تجاوز نہیں کرتے اور ان کی حفاظت کرتے ہیں"۔

صاحبو! مسلمان کی شناخت یہ بھی ہے کہ اللہ کا نام سنتے ہی اس کا دل کانپ اٹھے۔ قرآن کی آیتیں سنے تو اس کا یقین بڑھتا جائے نہ کہ شک پیدا ہو۔ اپنی کسی قوت پر اعتماد نہ کرے۔ اور کرے تو صرف اللہ پر۔ کامیابی کو اللہ کے ہاتھ میں سمجھے۔ دربارِ الٰہی میں پابندی سے حاضری دے۔ اور راہِ خدا میں اپنا مال صَرف کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔ اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہونا چاہیے۔ اسے اللہ کے لیے ہمیشہ جان و مال دونوں سے حاضر رہنا چاہیے۔

افسوس کہ بعض بھولے معترضین بلا تحقیق مسلمانوں کی اپنے بزرگانِ دین سے جو عقیدت اور محبت ہے، قرآن کی کچھ آیات کے معنوں کو کھینچ تان کر، اسے شرک قرار دیتے ہیں۔ دیکھو! شرک ظلمِ عظیم ہے۔ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اتنا بڑا گناہ کہ اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دے گا لیکن شرک کو کسی طور نہیں۔۔۔ مگر جو لوگ خواہ مخواہ غریب مسلمان پر شرک کا لیبل لگا دیتے ہیں انھیں بھی یہ غور کر لینا چاہیے کہ ان کے اس اعلان کرنے کے بعد دو قباحتوں (harms) میں سے ایک لازمی ہے۔ اول یہ کہ اگر واقعی کسی مشرک ہی کو اس کا فاعل قرار دیا تو وہ یقیناً مشرک ہے اور مستحقِ عذابِ الٰہی۔ لیکن اگر کسی مسلمان کو جب کہ وہ اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کر رہا ہو، کوئی اسے مشرک کہنے پر مُصر ہے تو یاد رکھو کہ وہ تو مشرک نہ ہو گا لیکن اس کا رَدِ عمل خود کہنے والے پر آجائے گا۔ لہٰذا ایسے گناہِ بے لذت سے دور رہنا چاہیے۔ دیکھو! عبادت اور تعظیم میں نمایاں فرق ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو بزرگوں کی تعظیم کی تعلیم دی ہے۔ بے ادبی، شیطانی فعل ہے۔ بے ادب بے نصیب، باادب بانصیب۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی- پارہ 1 صفحہ 13، 108، 109 پارہ 9 صفحہ 92، 93 پارہ 11 صفحہ 20، 21 اور پارہ 23 صفحہ 104 تا 106 }